پمفلٹ ۱۴

THE ROMAN DOCTRINE OF TRANSUBSTATIATION.

عشاءِ ربّانی کی روٹی اور وائن کے جوہر۔ذات کے تبدیل ہو جانے کا مسئلہ

رومی کلیسیا بڑے غرور کے ساتھ دعوےٰ کرتی ہے ۔ کہ وہ ایمان اور اخلاق کی باتیں سِکھلانے میں خطا نہیں کر سکتی۔ لیکن کلیسیائی تاریخ سے عیاں ہے کہ مختلف موقعہ پر اُس نے ایسے مسئلوں کو رائج کیا جو خدا کے کلام سے ثابت نہیں کیۓ جا سکتے۔ اور چند ایک اَیسے مسائل بھی جو کہ صاف طور پر اُس کلام کے برخلاف ہیں ان میں سے اول درجہ پر مسئلہ "تبدیل جوہر ذات" کا ہے۔ وہ یہ سِکھلاتی ہے کہ جب پریسٹ ماس (MASS) کی عبارت میں مفصلہ ذیل کلمات پڑھتا ہے یعنی "یہ میرا بدن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ میرا خون ہے" تو روٹی اور وائن مسیح کے بدن اور خُون کے ذرّات کے جوہر میں بدل جاتے ہیں۔ یعنی روٹی کا ہر ایک ذرہ اور وائن کا ہر ایک قطرہ زندہ مسیح بن جاتا ہے اور مسیح اپنی کُلّی الٰہی ذات میں بدن۔خون اور رُوح سمیت روٹی اور وائن کی صورت میں آموجود ہوتا ہے۔ اگرچہ عوارضات یا روٹی اور وائن کی ظاہری صُورتیں۔ یعنی رنگ ۔ ذائقہ اور

بُو تبدیل نہیں ہوتے۔ تاہم روٹی اور وائن کے عناصر کے قُدرتی جوہروں میں حقیقی مادی تبدیلی ہوچکتی ہے۔ اِس کا نام "مسئلہ تبدیلِ جوہرِ ذات" ہے یہ مسئلہ پوپ پائیس چہارم (PIUS IV) کے عقیدے میں اِس طرح درج ہے کہ "میں یہ بھی مانتا ہُوں کہ عشا ربانی کے پاک ساکرامنٹ میں سچے۔ حقیقی اور ذاتی طور پر ہمارے خداوند یسوع مسیح کا بدن اور خون اُس کی الٰہی ذات اور رُوح سمیت موجود ہوتے ہیں۔ اور روٹی کے تمام جوہر ذات کی تبدیلی اُس کے بدن میں اور وائن کے تمام جوہر ذات کی تبدیلی اُس کے خُون میں ہوجاتی ہے۔ اس تبدیلی کا نام کاتھولک کلیسیا نے "تبدیلی جوہرِ ذات" رکھا ہے۔ میں یہ بھی اقرار کرتا ہُوں کہ عشا ربانی میں ان میں سے کسی ایک ہی جنس کے لئے جانے سے مسیح کُلیتہً لیا جاتا ہے۔" یہ مسئلہ ٹرینٹ (TRENT) کی کونسل کی تحقیقات کے نتائج کی بنا پر واضح ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ "جو کوئی اس کا اِنکار کریگا کہ عشا ربانی کے نہایت پاک ساکرامنٹ میں خداوند یسوع مسیح کا بدن اور خُون اُس کی الٰہی ذات اور رُوح سمیت یعنی کُل کا کُل مسیح سچے اصلی اور جوہر ذات کے طور پر شامل ہوتے ہیں اور یہ کہے کہ یہ سب چیزیں محض نشان کے طور پر یا مثال کے طور پر یا عقیدۃً موجود ہوتی ہیں تو وہ ملعون ہے۔" اس فیصلے سے رومی کلیسیا نے پُرانی کاتھولک کلیسیا کے مسئلے کو واضح طور پر رد کردیا ہے۔ اور اُن تمام بزرگوں کو یعنی ٹرٹلین۔ جسٹن شہید۔ آگسٹن۔ کرسسٹم۔ جیروم

وغیرہ جنہوں نے یہ تعلیم دی تھی کہ عشاءِ ربانی مسیح کا بدن اور خون صرف روحانی طور پر دیا اور لیا جاتا ہے مردود ٹھہرایا۔

ٹرینٹ کی کونسل کے اس فیصلے کے مطابق آج کل پنجاب میں رومی فادر یہی تعلیم دیتے ہیں۔ مثلاً پادری وٹیالس کی کتاب جس کا نام سوال وجواب ہے۔ اُس کے صفحہ 103 و 106 پر مفصلہ ذیل عبارت درج ہے۔

سوال۔ کیا پادری لوگ روٹی اور انگوری مے کو یسوع مسیح کے بدن اور خون میں تبدیل کرنے کا اختیار اور قدرت رکھتے ہیں؟

جواب۔ ہاں رکھتے ہیں اور پادری صاحب ماس کے وقت یہی پاک اور عجیب کام کرتے ہیں۔

سوال۔ پاک ماس میں یسوع مسیح کا بدن اور خون روٹی اور انگوری مے کی صورت میں کب حاضر ہوتے ہیں؟

جواب۔ اُس وقت جب پادری صاحب۔ روٹی اور انگوری مے کا پاک پیالہ لے کر وہ پاک باتیں کہتا ہے جو تبدل کی باتیں کہلاتی ہیں۔

فادر میکیئر بھی اپنی کتاب بنام "سچے مسیحی کا ایمان اور عمل" کے صفحہ 73 پر یہ لکھتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا جوہر روٹی اور وائن کے جوہر کی جگہ میں آجاتا ہے اور وہاں پر وہ اپنے بدن، خون اور رُوح اور اُلوہیت کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ یہ پاک ساکرامنٹ خود یسوع مسیح ہے۔" صفحہ 72 پر ذیل کی حیرت افزا عبارت ہے کہ "کاتھولک کلیسیا کے پادری روٹی کو ہمارے خداوند کے بدن اور وائن کو اُس

کے خُون میں بدل دیتے ہیں"۔ چونکہ رومی پریسٹ کے ایسے دلیرانہ
بیان کو ماننا ذرا مُشکل معلُوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم رومن کاتھولک
کی عبادت کی کتاب کے صفحہ 16 کو دیکھیں جہاں یوں درج ہے کہ
"تقدیس کے وقت روٹی اور انگوری مے پریسٹ کی خدمت سے یسوع
مسیح کے بدن اور خُون میں متبدّل ہوجاتے ہیں" اور پھر صفحہ 58 پر
یُوں مرقُوم ہے کہ" اس وقت پریسٹ انگوری مے کو ہمارے خداوند
کے قیمتی خُون میں تبدیل کر رہا ہے" اور بھی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں
لیکن یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ شمالی ہندوستان میں رومی پریسٹ
کیا سکھلا رہے ہیں کافی ہیں۔ کیا یہ مانا جاسکتا ہے کہ محض ایک انسان
کو ایسی طاقت اور اختیار ہو کہ وہ اپنی خدمت سے روٹی اور وائن کو
ہمارے خداوند کی جلالی شخصیت میں تبدیل کردے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ
محض ایک مخلُوق اپنی خدمت سے اپنے خالق کو بنالے؟ لیکن یہ دو فادر
دعوے کرتے ہیں کہ ہم ایسا کرسکتے ہیں اور لاہور کا رومی کاتھولک
بشپ اُن کی تائید کرتا ہے۔

یہ مسئلہ یقیناً نئے عہدنامہ میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی ابتدائی کلیسیا
کے بزرگان کی تصنیفات میں۔ ابتدائی کلیسیا کے مسیحیوں کا عقیدہ یہ تھا
کہ روٹی اور وائن مسیح کے بدن اور خُون کی مثال اور نمونہ تھے اور عشاء ربانی کے
وقت جو خادم دین دیتا تھا اور جو عشاء کا لینے والا لیتا تھا وہ صرف روٹی
ہی تھی نہ کہ کوئی اور چیز اور صرف وائن تھی نہ کہ کوئی چیز۔ لیکن اب

تقدیس کی دعا سے وہ روٹی اور وائن بذریعہ ایمان مسیح کے خون اور بدن میں شراکت کے وسیلے قرار دیے گئے۔ ۱ کرنتھی $\frac{15}{16}$ - اُن کا ایمان تھا کہ عشا کا لینے والا ایمان اور محبت کے ساتھ روٹی کے کھانے اور وائن کے پینے سے یسوع مسیح اور اُس کی موت و اذیت کے تمام فوائد حاصل کرتا ہے۔ اُنہوں نے یہ مسئلہ رسُولوں سے اور اُن کے پیرو کاروں سے سیکھا۔

پولُوس رسول اِس کے بارے میں بالکل واضح طور پر لکھتا ہے کہ جو کچُھ کھایا جاتا ہے وہ صرف روٹی ہی ہوتی ہے۔ مثلاً "جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے ..... تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے۔ اس واسطے جو کوئی نامناسب طور پر یہ روٹی کھائے ..... وہ خداوند کے بدن کے بارے میں قصُور وار ہوگا۔ پس آدمی اپنے آپ کو آزمالے اور اِسی طرح اُس روٹی میں سے کھائے" ۱ کرنتھی $\frac{11}{26-28}$ پولوس چار دفعہ تقدیس کے بعد عناصر کا بیان کرتے ہوئے انہیں "روٹی اور وائن" کے نام سے ہی موسوم کرتا ہے۔ اور ایک دفعہ بھی وہ انہیں "گوشت اور خون" نہیں کہتا اور نہ ہی اُن میں کسی قسم کی تبدیلی یا جوہر ذات کی تبدیلی کا جو تقدیس کی دعا کا نتیجہ ہو۔ اشارہ کرتا ہے۔

بزرگان کی تصنیفات میں سے ذیل کے اقتباسات سے ظاہر ہوگا کہ اس کے بارے میں ابتدائی کلیسیا کا کیا عقیدہ تھا۔ ٹرٹلین (TERTULLIAN) یوں کہتا ہے کہ مسیح نے روٹی کو لینے اور اپنے

شاگردوں کو دینے کے وقت یُوں کہا - کہ یہ ہے میرا بدن یعنی میرے بدن کی مثال ہے -

تھیوڈارٹ (THEODORET) یُوں لکھتا ہے کہ مسیح نے روٹی کو دیتے ہوئے اپنا بدن کہا اور جو کچھ پیالہ میں تھا اُسے اپنا خُون کہا - اُس نے ناموں کو بدل دیا . . . . یہ نہایت ہی پاکیزہ خوراک اُن چیزوں کا جن کو ایسا نام دیا گیا نشان اور نمونہ ہے - مسیح نے روٹی کی خاصیت کو نہیں بدل دیا - جیروم نے لکھا ہے کہ مسیح نے پانی کو نہیں بلکہ وائن کو پیش کر دیا تاکہ وہ اُس کے خُون کی مثال ہو - یوسی بئیس (EUSEBIUS) قیصریہ کے بشپ نے لکھا ہے کہ " ہمارے نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں کو اپنے الٰہی انتظام کے نشانات دیے اور ان کو حُکم دیا کہ وہ انہیں اُس کے اپنے بدن کی مثال بنالیں اور انہیں مقرر کیا کہ وہ روٹی کو اس کے بدن کے نشان کے لئے استعمال کریں " اُس نے دُوسری جگہ یُوں لکھا ہے کہ " خداوند کی میز پر ہم اُس کی قربانی کی اُس کے بدن اور خُون کے نشانوں سے یادگاری کرتے ہیں " آگسٹن اُس دعوت کا جس میں اُس نے اپنے شاگردوں کو اپنے بدن اور خُون کی شکل عنایت کی یوں ذکر کرتا ہے کہ جب خداوند نے اپنے بدن کا نشان دیا تو وہ یہ کہنے سے نہیں جھجکا کہ یہ میرا بدن ہے " دُوسری جگہ وہ یہ لکھتا ہے " روٹی کو مسیح کا بدن کہا گیا ہے - یعنی روٹی سے مسیح کا بدن مُراد ہے " ماکیریس 325ء میں لکھتا ہے کہ کلیسیا روٹی اور وائن کو بطور اُس کے گوشت اور خون کے پیش کرتی ہے اور جو اُس ظاہری روٹی کو کھاتے

ہیں۔ وہ رُوحانی طور پر خداوند کا گوشت کھاتے ہیں۔ ایمبروز (AMBROSE) نے لکھا ہے کہ "کھانے اور پینے سے ہم اُس بدن اور خون کا جو ہمارے واسطے دیئے گئے اظہار کرتے ہیں۔ یہ ساکرامنٹ ہمارے خداوند کے بدن اور خُون کی مثال ہے۔" کرِسسٹم (CHRYSOSTOM) لکھتا ہے کہ روٹی کی خاصیت اور جوہر تقدیس کے کلمات کے بعد بھی ساکرامنٹ میں موجود رہتے ہیں۔ اِس کے بارے میں اِن بزرگان کی بلاشک و شبہ یہ تعلیم ہے کہ روٹی اور وائن مسیح کے بدن اور خُون کی صُورت نشان اور مثال کے طور پر ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ اُن کا جوہر ذات گوشت اور خُون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اب ہم رَوم کے بشپوں کی گواہی پر غور کریں۔ پوپ گلیسِیّس (GELASIUS) نے (۴۹۲ء سے ۴۹۶ء تک) کہا ہے کہ "مسیح کے بدن اور خون کا ساکرامنٹ جو ہم لیتے ہیں۔ وہ ایک الٰہی چیز ہے۔ جس کے وسیلے سے ہم الٰہی ذات کو حاصل کرتے ہیں۔ لیکن تو بھی روٹی اور وائن کا جوہر اور خاصیت وہی رہتے ہیں۔" یہ ایک رومی بشپ کا بیان ہے جو تعلیم دینے میں منزّہ عن الخطا مانا جاتا ہے۔ گلیسِیّس نے کہا ہے کہ "روٹی اور وائن کا جوہر اور خاصیت گُم نہیں ہو جاتا ہے۔" تو بھی پوپ پائیس چہارم (PIUS IV) نے لکھا ہے کہ "روٹی کے تمام جوہر بدن میں اور وائن کا تمام جوہر خُون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔" اب اِن دونوں بے خطا رہنماؤں میں سے کس کو درست مانیں؟ دونوں تو درست ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ

ایک دُوسرے کے مُتضاد ہیں۔

اِس کے بعد کے زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ شاہنشاہ چارلس اس تبدیلِ جوہر کے نئے مسئلے سے جو کلیسیا میں نمودار ہوا بہت گھبرا گیا۔ اور اُس نے راہب برٹرم راٹرانس (BERTRAM RATRANNUS) سے درخواست کی کہ وہ اُس کی رعایا کے لئے اس معاملہ کا فیصلہ کرے۔ برتھرم (BERTRAM) یُوں لکھتا ہے کہ " روٹی اور وائن مثال کے طور پر مسیح کا بدن اور خُون ہیں۔ اُن مخلوق اشیا کے جوہر ذات کے متعلق یُوں ہے کہ وہ جو کچھ تقدیس سے پہلے تھیں ما بعد میں بھی وہی رہتی ہیں۔ اُن کو خداوند کا بدن اور خون اِس لئے کہا گیا ہے۔ کیونکہ اُن کو اس چیز کا نام دیا گیا ہے۔ جس کے لئے وہ ساکرامنٹ مقرر ہوئے"۔ مذکورہ بالا حوالہ جات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسولی اور کیتھولک کلیسیا کا عقیدہ کیا تھا۔ روٹی اور وائن مسیح کے بدن اور خون کے نشان اور علامتیں ہی سمجھے جاتے تھے۔ اور یہ مانتے تھے کہ روٹی اور وائن کا جوہر تقدیس کے وقت تبدیل نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہی رہتا ہے اور مومن جو کہ روٹی اور وائن کو کھاتا پیتا ہے۔ وہ ایمان سے یسوع مسیح کو روحانی طور پر حاصل کرتا ہے۔

رومن کاتھولک لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم الفاظ "کہ یہ میرا بدن ہے" کی تاویل بہ الفاظ " اِس سے میرا بدن مراد ہے" کرکے غلط بیانی کرتے ہیں۔ اور وہ فخریہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم رومن کاتھولک

لوگ یسوع مسیح کے الفاظ جیسے کہ اُس نے بولے ویسے کے ویسے ہی سمجھتے ہیں۔ اُس نے کہا یہ میرا بدن ہے۔ بس ہم ماس کی عبادت کے وقت جو لیتے ہیں۔ وہ یسوع مسیح کا بدن ہے اور کوئی چیز نہیں۔ اس کے جواب میں ہم یوں کہینگے کہ رومن کاتھولک نوشتوں کی تشریح کے بارے میں یکساں عمل نہیں کرتے۔ اپنی مطلب برآری کے لئے جب وہ چاہیں الفاظ کے لفظی معنے لے لیتے ہیں اور دیگر کئی موقعوں پر تشبیہی طور پر اُن کے معنے اور تشریح کرتے ہیں۔ بصورتِ موجودہ الفاظ "یہ ہے میرا بدن یہ ہے میرا خون" کی لفظی تشریح پر زور دیتے ہیں۔ مسیح نے یہ بھی کہا تھا کہ میں انگور کا درخت ہوں۔ میں دنیا کا نور ہوں۔ میں دروازہ ہوں۔ کیا اِن جملوں کے معنے بھی وہ لفظی طور پر لینگے؟ اور کیا وہ مانتے ہیں کہ مسیح حقیقتاً بلاشک وشبہ انگور کا درخت۔ نور یا دروازہ تھا؟ یقیناً جب مسیح نے کہا کہ مَیں انگور کا درخت ہوں تو وہ تمثیلی طور پر تبلا رہا تھا اور وہ یہی چاہتا تھا۔ کہ اُس کے کلمات کا مطلب تشبیہی طور پر لیا جائے کیونکہ وہ ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ تم ڈالیاں ہو۔ یوحنا $\frac{15}{5}$ اِن کلمات کے کہنے سے اُس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ انگور کا درخت اور نور اور دروازہ اُس کی اور اُس کے مقصد کی تشبیہیں تھیں۔ اسی طرح یہ روٹی اُس کے بدن کی جگہ اور وائن اُس کے خون کی جگہ شمار ہوتی ہے۔ نوشتے ایسے تمثیلی کلمات سے بھرے پڑے ہیں اور کبھی کوئی اُن کے لفظی معنے لینے کا گمان نہیں کرتا۔ یہ ماننا ناممکن سا نظر آتا ہے کہ ہمارے خداوند کا یہ مطلب تھا کہ اُس کے

الفاظ "یہ میرا بدن ہے" کے لفظی معنے لئے جائیں کیونکہ وہ تو صحیح وسالم اُن کے پاس کھڑا تھا اور اُس نے اپنا سارا بدن ہر ایک رسول کو نہیں دیا۔ اُس نے رسولوں کو کھانے کے لئے وہی چیز دی جو اُس نے اُن کی آنکھوں کے سامنے توڑی تھی اور اور جو اُس نے توڑی تھی وہ وہی چیز تھی جو اُس نے لی تھی اور ہم پڑھتے ہیں (دیکھو مرقس $\frac{14}{22}$) "کہ اُس نے روٹی لی ..... اور اُن کو دی" اور اُس روٹی کے بارے میں اُس نے کہا یہ میرا بدن ہے۔ رومی تعلیم کے مطابق اُس نے اُن کو روٹی نہیں دی تھی۔ کیونکہ وہ روٹی اور اُس کا ہر ایک ذرہ تقدیسی کلمات کے ذریعے کلی طور پر مسیح کے بدن، خون۔ روح اور اُلوہیت میں تبدیل ہو چکے تھے۔ بلکہ ٹرینٹ کی کونسل کے سوال وجواب اس سے بڑھ کر کلی مسیح کی تشریح میں ہڈیوں اور پٹھوں کی شمولیت کا بھی ذکر کرتا ہے۔ ہماری عقل ایسی تعلیم کو مان نہیں سکتی۔ رومی گریشین یہ بھی لکھتا ہے "یہ ناممکن ہے کہ روٹی مسیح کا بدن ہو جائے" اور کارڈنل بلامین (BLAUMAN) اس کی یہ کہ کر تائید کرتا ہے "یہ نہیں ہو سکتا کہ روٹی مسیح کا بدن بن جائے۔ پولس رسول اِس پاک ساکرامنٹ کے متعلق اکرنتھی $\frac{10}{16}$ میں "روٹی جو ہم توڑتے ہیں" کا ذکر کرتا ہے۔ ہم روٹی کو توالبتہ توڑ سکتے ہیں اور توڑتے بھی ہیں۔ لیکن یقیناً ہم مسیح کے بدن کو نہیں توڑ سکتے۔ کیونکہ وہ تو آسمان پر ہے۔ دیکھو لوقا $\frac{24}{51}$ متی $\frac{24}{26-27}$ اعمال $\frac{1}{9-11}$

جب مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کا بدن غیر فانی بن چکا تھا۔ مُردوں میں سے جِلایا جانے کے بعد وہ پھر کبھی نہیں مر سکتا۔ موت کا پھر اُس پر اختیار نہیں ہونے کا رومی $\frac{6}{9-10}$ اب اُس کو کوئی اذیت نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن جو ماس کی

عبادت کے وقت قربان کیا جاتا ہے وہ تو عارضی ہے۔ دوامی نہیں ہے۔ گو ہزاروں آلٹروں پر قربانی کے طور پر دیا جاتا ہے۔ رومی کلیسیا کی تعلیم کی رُو سے وہ فانی ہے۔

الفاظ "یہ میرا خون ہے" کے بارے میں ہمارے خداوند کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ اُن کے معنے لفظی طور پر لئے جائیں کیونکہ مقدس لُوقا کے اس واقع کے متعلق وائن کو تقدیس سے پہلے مسیح نے کہا "انگور کے درخت کا یہ پھل" اور مقدس متی کے بیان میں تقدیس کے بعد مسیح نے اُس سے پھر یہی کہہ کر پکارا "انگور کے درخت کا یہ پھل" وہ یہ نہیں کہتا "یہ خون" بظاہر اُس پہلے عشاءربانی کے وقت کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ جب اُس نے کہا کہ تم اِس میں سے پیو تو اُس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اِس خون کو پیو۔ کیونکہ اُس کی تو یہودی شریعت کے مطابق ممانعت تھی احبار $\frac{3}{17}$ اعمال $\frac{15}{20}$ مسیح نے فرمایا کہ "یہ انگور کے درخت کا پھل ہے"! رومی کلیسیا کہتی ہے کہ "یہ خون ہے" ہم کس کو مانیں؟

نویں صدی عیسوی میں آکر اس مسئلہ یعنی "تبدیل جوہر ذات" نے کلیسیا میں گھر کر لیا۔ گو بشپ ایمبروز (AMBROSE) نے صرف اشارہ ہی کیا تھا کہ ممکن ہے کہ تقدیس کے وقت عناصر کے جوہر میں تبدیلی واقع ہو جائے۔ لیکن نویں صدی میں ساری کلیسیا میں یہ مسئلہ نہیں مانا جاتا تھا۔ مگر آخر کار ۱۲۱۵ء میں لیٹرن (LATERAN) کی چوتھی کونسل نے پوپ انوسنٹ سوم (INNOCENT III) کے زمانے میں بغیر پاک نوشتوں کی تائید کے اُسے کلیسیائی مسائل دین میں شامل کر لیا۔ وہ فیصلہ حسب ذیل ہے۔ "یسوع مسیح کے بدن اور خون روٹی اور

وائن کی شکلوں میں حقیقی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ خدا کی طاقت کے ذریعے روٹی
تو بدن میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وائن خون میں" بارہ سو سال میں پہلی دفعہ
رومی کلیسیا کا یہ مسئلہ مستند قرار دیا گیا۔

سکوٹس (SCOTUS) نے جو چودھویں صدی کے شروع میں آکسفورڈ کے
علم الٰہی کے پروفیسر تھے یوں بیان کیا ہے۔ کہ یہ مسئلہ کلیسیا نے ہمیشہ سے نجات
کے لئے ضروری نہیں مانا ہے۔ کارڈنل بلا مین (BLAUMAN)
بھی یوں کہتا ہے کہ "کیونکہ سکوٹس . . . . کہتا ہے کہ نوشتوں میں کوئی ایسی عبارت
نہیں ہے جو صاف طور پر کلیسیائی اعلان کے بغیر اس مسئلہ تبدیلِ جوہر کے ماننے کے
لئے مجبور کرے۔ اور یہ بیان بالکل غیر اغلب نہیں ہے"

سنہ 1215ء کے فیصلہ کی توسیع اور تائید ٹرینٹ کی کونسل نے کی پوپ انوسنٹ
نے تو کہا تھا کہ خدا کی طاقت سے عناصر میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ لیکن پوپوں بشپوں
اور پریسٹوں کی جو اپنا اختیار بڑھانا چاہتے تھے۔ اس سے تسلی نہ ہوئی۔ اس لئے
اُنہوں نے اس کو اور بھی بدل ڈالا۔ لہٰذا اب ہم پڑھتے ہیں کہ عناصر میں تبدیلی پریسٹ
کی خدمت کے ذریعہ" وقوع میں آتی ہے۔ دیکھو کاتھولک عبادت کی کتاب صفحہ ۱۶۱
جب تقدیس کے وقت روٹی اور انگوری مے پریسٹ کی خدمت سے یسوع مسیح
کے بدن اور خون میں متبدل ہو جاتے ہیں" یہ دعوے "مسیح کو بنانے" کا رومی آرچ
بشپ (KATSCHTHALEN) نے اپنے ایک وعظ میں سنہ 1915ء میں پیش کیا اور
کہا کہ "پریسٹ صرف مسیح کو اسٹر پر لا موجود ہی نہیں کرتا اور اُسے خیمے میں بند کر کے
بٹھا ہی نہیں سکتا کہ اُس سے ایما نداروں کے فائدے کے لئے دُوسری جگہوں میں

لے جائے بلکہ وہ خدا کے بیٹے کو جو آدمی بنا زندوں اور مُردوں کے لئے بطور قُربانی
کے بھی چڑھا سکتا ہے۔ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا جس کے ذریعے سے آسمان و زمین
پیدا ہوئے اور جو تمام کائنات کو بحال رکھتا ہے۔ اس وقت کا تھولک پریسٹ
کے زیرِ عمل ہوتا ہے"۔ اسی دعوے کو آج کے دن بھی رومی پریسٹ شمالی
ہندوستان میں دُہرا رہے ہیں۔ چنانچہ فادر میکیئر لکھتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح
نے اپنے رسولوں کو کہا کہ میری یادگار کے واسطے کیا کرو۔ یعنی روٹی اور
وائن کو میرے بدن اور خون میں تبدیل کیا کرو۔ سچے مسیحی کے صفحہ 74۔ بلکہ صفحہ 72
پہ یوں تحریر کیا ہے کہ "کا تھولک کلیسیا کے پادری روٹی کو ہمارے خداوند کے
بدن اور وائن کو اُس کے خُون میں بدل دیتے ہیں"۔ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں
یہ فادر اپنی تعلیم میں اپنی کلیسیا کو روا نہیں رکھتا ہے؟ کیا اُس کو معلوم نہیں ہے
کہ پوپ گلیسیس (GELASIUS) نے سکھایا تھا کہ تقدیس کے
بعد روٹی اور وائن کی خاصیت اور جوہر پہلا ہی رہتا ہے۔

تبدیل جوہر ذات کا مسئلہ کلیسیا انگلستان نے سولھویں صدی میں واضح طور پر
رد کر دیا اور اُس کی بجائے ابتدائی کلیسیا کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مسائل دین
میں اٹھائیسواں مسئلہ جو حسب ذیل ہے قرار دیا۔ "عشاء ربانی نہ صرف اُس محبت
کا نشان ہے جو مسیحیوں کو آپس میں رکھنی چاہئے۔ بلکہ خصُوصاً اُس فدیہ کا ایک
ساکرامنٹ ہے جو مسیح کی موت سے ہمارے لئے دیا گیا۔ یہاں تک کہ جو لوگ درست
اور لائق طور پر ایمان کے ساتھ اُسے لیتے ہیں۔ اُن کے لئے وہ روٹی جسے ہم توڑتے
ہیں مسیح کے بدن کی شراکت ہے اور اسی طرح برکت کا پیالہ مسیح کے خُون کی شراکت

ہے۔ تغیر جوہر یعنی عشاء ربانی میں روٹی اور وائن کے جوہر کا تبدل مقدس نوشتوں
سے صاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ رائے کتاب مقدس کے صاف صاف کلمات کی
عین ضد ہے اور ساکرامنٹ کی خصوصیت کو اُلٹ دیتی ہے۔ اور بہت سے باطل
توہمات کا مبتدا ہوئی ہے۔ مسیح کا بدن عشاء مقدس میں صرف آسمانی اور روحانی
طور پر دیا اور لیا اور کھایا جاتا ہے۔ اور اس عشاء میں مسیح کے بدن کے لینے اور کھانے
کا وسیلہ ایمان ہے۔ عشاء ربانی کے ساکرامنٹ کو رکھ چھوڑنا یا لئے پھرنا یا بلند کرنا یا
سجدہ کرنا مسیح کے حکم کے موافق نہیں۔

جب ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں پر ثابت کرنا چاہا کہ وہ زندہ
اور اُن کے سامنے موجود تھا تو اُس نے کہا کہ "میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو
کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈی نہیں
ہوتی۔ جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور
پاؤں دکھائے"۔ لوقا $\frac{24}{39-40}$ ۔ رومی کلیسیا اِس کسوٹی پر اپنے مسئلہ کو رکھنے
کی جُرأت نہیں کرتی۔ وہ کہتی ہے کہ روٹی کا ہر ایک ذرہ اور وائن کا ہر ایک
قطرہ پُورا مسیح بدن۔ خون۔ روح الوہیت۔ ہڈی اور پٹھوں سمیت ہے۔
یہ اُس کلیسیا کے اپنے الفاظ ہیں۔ جب ہم اپنے حواس ظاہرہ چکھنا۔ سُننا۔
چھُونا۔ دیکھنا اور سُونگھنا وغیرہ سے اس مسئلے کو نہیں مان سکتے تو پھر وہ یہ کہنے
لگتے ہیں کہ تبدیل ہونے والی شے جوہر ہے۔ روٹی اور وائن کے ظاہر عناصر
وہی رہتے ہیں لیکن یہ پوپ گلاسٹیس کے بیان کے سراسر خلاف ہے۔ جو اس نے
کہا ہے کہ جوہر تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنے بیان کا کوئی ثبوت نہیں

دیتے کہ عناصر تبدیل ہو جاتے ہیں اور خاموشی سے اس حقیقت کو کہ یہ رسولوں بزرگوں اور پہلی نو صدیوں کی مجموعی کلیسیا کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ نظرانداز کردیتے ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی رد کیوں نہ کئے جائیں۔ لیکن رومی پریسیٹ پھر بھی اس مسئلے کو چمٹے رہینگے۔ شکست تو وہ کھا لینگے لیکن اپنی اصلاح کرنا انہیں منظور نہیں کیونکہ اس مسئلہ پر اور اس کے قدرتی نتیجے پر (مُردوں اور زندوں کے لئے ماس کی قربانی کا ہونا) اُنہوں نے پریسیٹ کے عُہدے کے لاینفک ہونے کی بُنیاد رکھی ہے۔ کہ بغیر پریسیٹ کے اور اُس کی خدمت کے نجات نہیں ہو سکتی۔

چُونکہ تبدیلِ جوہر کا مسئلہ نہ ہی کاتھولک اور نہ ہی رسولی ہے اِس لئے ہم حسب ذیل وُجوہات سے اُسے رد کرتے ہیں۔

(۱) نئے عہدنامہ میں اِس کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔

(۲) ابتدائی کلیسیا کی ایسی کوئی تعلیم نہ تھی۔ صرف ایمبروز کا ایک ہی حوالہ اس کے بارے میں ہے۔ باقی بزرگان کی تصنیفات میں اِس مسئلہ کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔

(۳) کلیسیا میں نویں صدی تک اس کی کوئی عام تعلیم نہ تھی۔ سنہ 1215ء تک کلیسیا نے اُسے اپنے مسائل میں درج نہیں کیا۔

(۴) یہ رومی کلیسیا کا مسئلہ ہے۔ لیکن رومی کلیسیا کو کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ وہ تمام کاتھولک کلیسیا کے لئے قانون بنائے یا احکام نافذ کرے۔

(۵) مخلوق اپنے خالق کو خلق نہیں کر سکتا اور رومی پریسیٹ اپنی خدمت سے روٹی اور مے کے عناصر کو خداوند کے بدن اور خون میں تبدیل نہیں کر سکتا گو وہ ایسا کرنے کا دعوےٰ کرتا ہے۔

(6) یہ مسئلہ عقلاً خلاف ہے۔ ہمارا خداوند آسمان پر چڑھ گیا۔ اس لئے اُس کا بدن ہزاروں آلٹروں پر ایک ہی وقت میں موجود نہیں ہو سکتا۔

(7) یہ مسئلہ بُت پرستی۔ روٹی اور وائن کے تقدیس شدہ عناصر کی عبادت اور کئی ایک دیگر رسومات کی رہنمائی کرتا ہے جن کو کلیسیا بطور بغیر از نوشتگان و توہمات رد کر چکی ہے۔

(8) اس مسئلے میں اعتقاد رکھنے سے ماس کی عبادت کا رستہ تیار ہو جاتا ہے۔ جس میں یہ فرق کرنا پڑتا ہے کہ رومی پریسٹ خدا کے سامنے ایک سچی مناسب اور کفارے کی قربانی مُردوں اور زندوں کے لئے گزرانتا ہے جس کے بارے میں کلیسیاء انگلستان نے اپنے اکتیسویں مسئلے میں کہا ہے کہ جو بات رُومی کلیسیا میں مشہور ہو گئی ہے کہ ماسوں کی قربانیاں چڑھاتے وقت پریسٹ مسیح کو زندوں اور مُردوں کے لئے نذر گزرانتا ہے تاکہ وہ اپنی سزا اور قصورواری سے رہائی پائیں محض کُفر کی کہانی اور خطرناک فریب کی بات ہے۔

رومی کلیسیا کے متعلق دیگر رسالہ جات مینجر صاحب پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

مشعل پرنٹنگ پریس کھرڑ ضلع انبالہ میں باہتمام مسٹر آر۔ ایم جیت سنگھ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ڈی پرنٹر چھپوا کر ریورنڈ کینن۔ ڈبلیو۔ پی ہیرس صاحب بی۔ اے پبلشر نے گوجرہ ضلع لائل پور سے شائع کیا